السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین کہ مین محمد انور ولد شیخ غلام رسول ساکن بلال کالونی داروغہ والا گلی نمبر22 مکان نمبر24 اپنی بیوی عابدہ بیگم دختر شیخ معراج دین کو گھریلو جھگڑے کی وجہ سے مورخہ 92-5-17 کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہیں۔ اس سے پہلے اپنی بیوی کو کبھی کوئی تحریری یا زبانی کلامی کوئی طلاق نہیں دی۔ اب میں اور میری بیوی اپنا گھر آباد رکھنا چاہتے ہیں قرآن وحدیث کے مطابق کیا ہم اپنا گھر آباد رکھ سکتے ہیں ؟ شرعی فتویٰ صادر فرمایا جائے (سائل : محمد انور ولد شیخ غلام رسول بلال کالونی گلی نمبر22 مکان نمبر4 داروغہ والا لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال ،صورت مسؤلہ میں واضح ہو کہ اگر واقعی طلاق دہندہ کی اپنی اس بیوی کی یہ پہلی طلاق ہے تو یہ ایک رجعی طلاق شرعا واقع ہوئی اور رجعی طلاق میں عدت کے اندر نکاح بحال اور رجوع شرعا جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ (الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ) (البقرۃ : 229) کہ (رجعی) طلاق دو مرتبہ ہے پھر یا خوش اسلوبی کے ساتھ بیوی کو روک لینا ہے یا پھر شائستگی کے ساتھ اس کو چھوڑ دینا ہے۔

حضرت امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

فوقّت الطّلاق ثلاثًا لا رجعة فيه بعد الثالثة حتّى تنكح زوجًا غيره وقوله فإمساك بمعروف أو تسريح بإحسان أي إذا طلّقتها واحدةً أو اثنتين، فأنت مخيّر فيها ما دامت عدّتها باقية بين أن تردّها إليك ناويًا الإصلاح بها والإحسان إليها، وبين أن تتركها حتّى تنقضي عدّتها فتبين منك .) (تفسیر ابن کثیر : ج1 ص292۔ طبع کویت

کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکنے کے بعد تیسری طلاق بھی دے دے تو جب تک وہ عورت کسی دوسرے مرد نکاح نہ کرے پہلے پر حلال نہ ہوگی۔ اور فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ کا مطلب یہ ہے کہ جب تو ایک طلاق دے یا دو طلاقیں دے دے تو تجھ کو عدت کے اندر یہ اختیار حاصل ہے کہ اصلاح کی نیت اور بیوی کے ساتھ نیک سلوک کی خاطر اس سے رجوع کر کے اسکو اپنے ہاں آباد رکھ سکتا ہے اور اس کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار تجھے حاصل ہے۔

قرآن مجید کی اس واضح اور کھلی نص سے ثابت ہوا کہ دو طلاقوں کے بعد عدت کے اندر شرعا رجوع جائز ہے کہ عدت کے اندر (تین حیض ماہ وغیرہ) نکاح سابق بحال اور قائم رہتا ہے، لہذا طلاق دہندہ مسمی محمد انوار ولد شیخ غلام رسول اپنی بیوی مسمات عابدہ بیگم سے رجوع کر کے اپنا گھر آباد رکھ سکتا ہے۔ اس مسئلہ میں اہل حدیث اور حنفیوں میں قطعا کسی قسم کا کوئی اختلاف ہرگز نہیں۔ یہ فتوی ایک شرعی مسئلہ کا جواب ہے جو بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے، مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کاروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص817

محدث فتویٰ